

تعارف و تبصرہ کتب

كتاب	:	تفسیر قرآن کے اصول
مصنف	:	حیدر الدین فراہی
مرتب و مترجم	:	خالد مسعود
ناشر	:	ادارہ تدریس قرآن و حدیث، رحمان سٹریٹ، مسلم روڈ، سمن آباد، لاہور
سال اشاعت	:	۱۹۹۹ء
صفات	:	۲۲۷
تیمت	:	۸۰ روپے
تبصرہ نگار	:	ڈاکٹر سفیر انقرہ ☆

مولانا حیدر الدین فراہی (م ۱۹۳۰ء) کے سرمایہ علم و دانش میں قرآن فتحی کو بجادی اہمیت حاصل ہے۔ ان کے ہول وہ ”قرآن مجید کی تلاوت کے ہیشہ سے دلدادہ [رہے، اور ان کی] سب سے زیادہ محبوب اور لذیذ کتاب یہی رہی ہے (ص ۲۶)۔“ انہوں نے مطالعہ قرآن کے خواں سے چھوٹے بڑے متعدد رسائل لکھے ہیں۔ ان میں سے بعض شائع ہو چکے ہیں، اور باقی غیر مرتب صورت میں دائرہ حیدریہ، مدرسۃ الاصلاح۔ سرانے میر (ضلع اعظم گڑھ، اتر پردیش) کے کتب خانے میں محفوظ ہیں۔ ان رسائل کے علاوہ انہوں نے قرآن مجید کی آخری متفرق سورتوں کی تفسیر لکھی، اور پھر تسلسل کے ساتھ آغاز قرآن سے ”نظام القرآن و تاویل القرآن بالقرآن“ کے نام سے عربی میں تفسیر لکھنے کا آغاز کیا، مگر یہ سلسلہ

مقدمہ تفسیر اور سورہ بقرہ کی ۶۲ آیات سے آگے نہ بڑھ سکا۔ قرآن مجید کی ان آخری سورتوں کی تفسیر، نیز مقدمہ تفسیر کو مولانا فراہی کے شاگرد رشید مولانا امین احسن اصلاحی نے اردو میں منتقل کیا۔ یہ ترجمہ مترجم کے مفصل دیباچے کے ساتھ ”مجموعہ تفاسیر فراہی“ کے نام سے یک جا شائع ہوئے ہیں۔

”دائرۃٰ حجیدیۃ“ مولانا فراہی کے غیر مطبوعہ سرمائے کی اشاعت کے لیے کوشش ہے۔ ۱۹۹۱ء میں اس کی طرف سے مولانا فراہی کے تین رسائل (دلائل الظام، اسالیب القرآن، التحکیل فی اصول التاویل) ”رسائل الامام الفراہی فی علوم القرآن“ کے نام سے شائع ہوئے تھے، مگر ان رسائل کا دائرة اثر عربی وال علماء تک محدود رہا۔ ان کا فیض عام کرنے کے لیے مولانا اصلاحی کے ترتیب یافتہ جناب خالد مسعود نے انہیں از اول تا آخر اردو میں منتقل کرنے اور اصل ترتیب کے مطابق پیش کرنے کے جائے ”مقدمہ تفسیر“ (ترجمہ مولانا اصلاحی) اور ”رسائل“ (ترجمہ مرتب) کے چیدہ چیدہ مفہومیں کو اس طرح ترتیب دیا ہے کہ یہ ایک مریوط تصنیف من گنی ہے، اور تفسیر قرآن کے اصولوں کے حوالے سے مولانا فراہی کے غور و فکر کا حاصل تکھیر کر سامنے آگیا ہے۔

”تفسیر قرآن کے اصول“ کے سات لوایب کے عنوانات یہ ہیں: قرآن میں تدریج و تکھیر کی اہمیت، قرآن مجید کی ترتیب، قرآن۔ ایک مریوط و منظم کتاب، اصول تفسیر کو مدون کرنے کی ضرورت، اصول تفسیر سے مختلف چند تمدیدی مباحث، تفسیر قرآن کے اصول، اصول تاویل۔

مولانا فراہی نے واضح کیا ہے کہ قرآن مجید ایک مریوط اور منظم کتاب ہے، جس کی ایک آیت دوسری آیت سے اور ایک سورہ دوسری سورہ سے ربط رکھتی ہے، کیوں کہ ”روایات میں آتا ہے کہ جب کوئی آیت اترتی، نبی ﷺ حکم دیتے کہ اسے فلاں سورہ میں فلاں جکہ رکھا جائے اور وہ اسی جکہ رکھی جاتی۔ اسی طرح یہ بھی روایات میں آتا ہے کہ جب ایک سورہ تمام ہو جاتی تو حضرت جبریل امین آں حضرت ﷺ کو پوری سورہ از سر نو سنادیتے [تھے]“ (ص ۶۰)۔ مولانا فراہی کے نزدیک قرآن مجید کو بھورت مصحف لکھنے کے سلسلے میں

”حضرت عمر“ کے گواہی لینے کا جو ذکر روایات میں آتا ہے، وہ یہ گواہی نہیں تھی کہ فلاں آئیت قرآن کی ہے یا نہیں، کیوں کہ صحابہؓ قرآن کے اسلوب کو جانتے پہچانتے تھے اور اس کو دوسرے کلام سے امتیاز کرتے تھے، لہذا حضرت عمرؓ آیات کے محل و مقام کے بارے میں شہادت لیتے تھے] [ص ۲۵۔]

جو اہل علم قرآن مجید میں ربط و نظم کے سرے سے قائل نہیں، یا اس کی زیادہ اہمیت کے قائل نہیں، ان کے افکار کا جائزہ لیا گیا ہے، اور ان کے موقف کی کمزوری واضح کی گئی ہے۔ ربط و نظم کی اہمیت کے ساتھ اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ تفسیر قرآن کے اصول وضع ہونے چاہئیں۔ اس سلسلے میں مولانا فراہی نے یہ چار بیادی اصول تجویز کیے ہیں:

- ☆ نظم کلام اور سیاق و سبق کا لحاظ
- ☆ نظائر قرآن کی روشنی میں مفہوم کا تعین
- ☆ کلام میں مخاطب کا صحیح تعین
- ☆ الفاظ کے شاذ معانی کا ترک

ان بیادی اصولوں پر تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے اور ہر اصول مثالوں سے واضح کیا گیا ہے۔ مختلف مباحثت میں مولانا فراہی اجتماعی بیہرست کا ثبوت دیتے ہیں، اور گاہے گاہے اسلاف کے طرز فکر اور سوچ سے الگ راہ بھی تجویز کرتے ہیں، مثال کے طور پر قرآن مجید کی پاروں اور پاروں کی رکوعوں میں تقسیم کے بارے میں لکھتے ہیں: ”رکوع کا مقصد فصل ہے۔ جن لوگوں نے رکوع ٹھہرائے ہیں، انہوں نے مفاصل کلام کا لحاظ کر کے ان کی جگہیں تعین کر دی ہیں، ان کے سامنے یہ چیز تھی کہ قاری، ایسی جگہ قطع کلام نہ کر دے جاں وصل ہونا چاہیے، اس مقصد کے لحاظ سے ان کے اندازے کسی قدر صحیح ہیں۔۔۔ (ص ۳۲)“ ”اندازے کسی قدر صحیح ہونے“ کا ”مطلوب یہ ہے کہ ان کے اندازے ہر جگہ صحیح نہیں ہیں۔ انہوں نے بہت سے مفاصل چھوڑ دیے ہیں، مثلاً سورۃ القمر کو بلا لحاظ اسلوب کلام و مقدار تین رکوع میں تقسیم کر دیا گیا ہے، حالانکہ اس کو چھ رکوع میں تقسیم کرنا تھا (ص ۳۳)۔“

نی اکرم ﷺ کے ارشاد الائی اوتیت القرآن و مثلمہ معہ بل اکثر (آگاہ رہو

کہ مجھے قرآن دیا گیا اور اس کے ساتھ اسی کی مانند، بکھ اس سے زیادہ بھی) میں مثلہ معہ کو اکثر علماء کرام نے حصہ رسول پر محول کیا ہے، مگر مولانا فراہی کے نزدیک ”یہ زائد چیز قرآن کا فہم ہے (ص ۲۹)۔“

قرآن مجید کی مختلف سورتوں کے ناموں کی وجہ تبیہ واضح کرنے کے بعد (صفحات ۱۳۲-۱۳۳) لکھتے ہیں کہ بعض سورتوں کے ناموں میں ان کے مضمون کو پیش نظر کھا گیا ہے۔ ”اگر ہر سورہ کا نام اسی اصول پر ہوتا تو اہل نظر کے لیے ہر سورہ کا نظام واضح ہو جاتا۔ میں اس میں کوئی قباحت نہیں دیکھتا کہ سورتوں کے ایسے نام بھی رکھے جائیں جو ان کے مقصد کا پتہ دین، بغیر طیکہ شریعت اس میں مانع نہ ہو (ص ۱۳۲)۔“

”تفہیم قرآن کے اصول“ اردو زبان میں اپنے موضوع پر ایک قابل قدر کاؤش ہے۔ کتب تفہیم میں منتشر مواد، نیز علامہ ابن تبیہ کے رسالے ”اصول تفہیم“ اور شاہ ولی اللہ دہلوی کی ”الفوز الکبیر فی اصول الحضیر“ کے ترجمے کے ساتھ اس کا مطالعہ طالبان قرآن کے لیے ان شاء اللہ قرآن فہمی کی راہ ہموار کرے گا۔

جناب خالد مسعود ایک مجھے ہوئے مترجم ہیں۔ ان کی زبان سادہ، مگر موثر ہوتی ہے۔ یہ ترجمہ و ترتبیب بھی ہر لفاظ سے معیاری ہے۔ ایک جگہ ”ذو معنی“ کی ترکیب ”بامعنی“ کے مفہوم میں استعمال کی گئی ہے (ص ۲۶)، بلاشبہ لفظی طور پر ”ذو معنی“ اور ”بامعنی“ میں چنان فرق نہیں، مگر ”ذو معنی“ بالعموم ایسی بات چیت یا تحریر کے لیے استعمال ہوتا ہے جس کے کمی معنی نکلتے ہوں۔ اگر انکی اشاعت میں اسے ”بامعنی“ سے بدل دیا جائے تو زیادہ مناسب ہو گا۔

کتاب کمپیوٹرائزڈ کتابت میں عام سفید کاغذ پر شائع ہوئی ہے، اور کارڈ بورڈ کی جلد سے مزملن ہے۔

